سلسلۂ اشاعت: ۳۹

عید الاضحیٰ کے موقع پر

چند ضروری ہدایات

خطاب از

حضرت مولانا مفتی ابوبکر جابر قاسمی دامت برکاتہم

(ناظم کہف الایمان ٹرسٹ، صفدر نگر، بورابنڈہ، حیدرآباد)

ضبط و ترتیب

مفتی محمد عرفان زمزم قاسمی

(ناظم مدرسہ اصلاح البنات، وکاس نگر، کاماریڈی)

رابطہ نمبر

9553863625, 7013202916

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	عیدالاضحیٰ کے موقع پر چند ضروری ہدایات
خطاب	:	حضرت مولانا مفتی ابوبکر صاحب جابر قاسمی
		(ناظم کہف الایمان ٹرسٹ، حیدرآباد)
کمپوزنگ	:	گرافک سولیوشن (9634990960/9520717020)
سن طباعت	:	۱۴۴۲ھ مطابق ۲۰۲۱ء
تعداد صفحات	:	۱۱

زیر اھتمام

مسجد عظیم و مدرسہ اصلاح البنات

وکاس نگر، کاماریڈی (تلنگانہ)

فہرس

	عناوین	صفحہ نمبر
⊙	**عیدالاضحیٰ کے موقع پر چند ضروری ہدایات**	۴
⊙	لاک ڈاؤن میں قربانی کیسے کریں؟	۴
⊙	لاک ڈاؤن میں عیدالاضحیٰ کی نماز کیسے ادا کریں؟	۵
⊙	پورے خاندان کی طرف سے ایک بکرے کی قربانی	۶
⊙	پہلے واجب قربانی کریں	۶
⊙	قربانی کے گوشت کا استعمال	۶
⊙	قربانی میں سب سے پہلے نیت کا درست ہونا ضروری ہے	۷
⊙	غیر مسلم بھائیوں کو قربانی کا گوشت دینا	۷
⊙	مشترکہ قربانی کے احکام	۸
⊙	حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا مقصد	۹
⊙	تعلیمی نصاب و نظام میں زبردست تبدیلی	۹
⊙	ملحدانہ نظام کے مقابلہ میں دینی نظام قائم کریں	۱۱
⊙		

⊙ ⊙ ⊙

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیدالاضحیٰ کے موقع پر چند ضروری ہدایات

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له و نشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً

لاک ڈاؤن میں قربانی کیسے کریں؟

اس وقت دو مسئلے مسلمانوں کے سامنے پوری وضاحت اور ہمت کے ساتھ رہنا چاہئے، ایک مسئلہ تو قربانی کا ہے جو قربانی واجب ہے، کسی خوف کی ضرورت نہیں کہ بکریوں کے ذریعہ سے بڑے جانوروں کے ذریعہ سے کورونا پھیل رہا ہے، قربانی دینے کا بہت آسان طریقہ ہے، اگر آپ کے علاقہ میں ریڈ زون نہیں ہے، لاک ڈاؤن نہیں ہے، جانوروں کی منتقلی میں بے جا خوف وہراس کا ماحول نہیں ہے تو آپ خود قربانی کیجئے، صفائی کے اہتمام کے ساتھ شہر کے باہری علاقوں میں قربانی کیجئے، اپنے بڑے گھرانہ میں کیجئے، صحن میں کیجئے، کھیت میں کیجئے، اور اگر ریڈ زون میں ہیں، لاک ڈاؤن میں جانوروں کی منتقلی میں بڑی دشواری پیش

آرہی ہے،تو ۱۵۰۰، ۲۰۰۰، ۲۵۰۰، ۳۰۰۰، ۳۵۰۰، ۴۰۰۰ تک کی رقومات میں لوگ قربانیوں کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش ان مختلف علاقوں میں لوگ کم اور زیادہ قیمتوں کے عوض قربانی کا انتظام کررہے ہیں، جن پر قربانی واجب ہے ان کو قربانی کرنا ہے، پیسے اور نقدی کی کمی کی وجہ سے رکاوٹ ہے تو ۴۰۰۰، ۳۰۰۰ کے بجائے ۲۵۰۰، ۲۰۰۰ کی قربانی کردیجئے۔

لاک ڈاؤن میں عیدالاضحیٰ کی نماز کیسے ادا کریں؟

دوسرا مسئلہ عیدالاضحیٰ کی نماز کا ہے،تقریباً ساری دنیا میں ہی بالخصوص ہندوستان میں ابھی جو حکومت کے گائڈلائن آئے ہیں اس کی روشنی میں عیدگاہ میں نماز نہیں ہوسکتی۔

⊙ پہلا حل جامع مسجد میں عیدگاہ کی نماز ہو۔

⊙ دوسرا جو چھوٹی چھوٹی مسجدیں ہیں وہاں پر بھی ایمرجنسی اور استثنائی صورت حال میں چھوٹی مسجدوں میں عید کی نماز شروع کردی جائے۔

⊙ تیسری شکل یہ ہے کہ جامع مسجد کے ہی پارکنگ یا جماعت خانہ میں اگر کشادہ جگہ ہوتو وہاں پر متعدد جماعتیں کی جائیں۔

⊙ چوتھی شکل یہ ہے کہ سخت مجبوری ہوتو جامع مسجد میں اور بڑی مساجد ومراکز میں ہی متعدد عید کی جماعتیں ہوسکتی ہیں، الگ الگ امام صاحب ایک نماز کے بعد دوسری عید کی نماز پڑھائیں؛ البتہ پہلی جگہ پر جہاں پر امام صاحب نے نماز پڑھایا تھا اس جگہ کو چھوڑ کر پیچھے کھڑے ہوکر پڑھائے تاکہ پہلی جماعت سے اسکا امتیاز ہوجائے۔

⊙ پانچوی شکل یہ ہے کہ اگر یہ ساری صورتیں اور شکلیں ناممکن عمل ہوتو گھر میں باجماعت عید کی نماز پڑھائے، جیسے گزشتہ عیدالفطر میں رمضان کی عید میں ہم نے پڑھا۔

⊙ چھٹی صورت یہ ہے کہ ۴ر رکعت چاشت کی نماز اپنے گھروں میں انفرادی طور پر عید کی نماز کے وقت میں پڑھ لینا بھی کافی ہے، اگر پہلی پانچ صورتیں ہمارے لئے دشوار ہوں اور مشکل ہوں۔

پورے خاندان کی طرف سے ایک بکرے کی قربانی:

تیسری بات اس موقع پر یہ کہنی ہے کہ ایک بکرا پورے خاندان کی طرف سے کافی ہوجاتا ہے یہ غلط فہمی اہل حدیث بھائی ہر سال افواہ پھیلاتے رہتے ہیں، یہاں حنفی مسلک چلتا ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کے نزدیک جو رائے راجح ہے وہ یہ ہے کہ ایک بکرا ایک واجب قربانی کی طرف سے ہوسکتا ہے، اگر گھر میں کئی واجب قربانیاں ہو تو ایک بکرا کافی نہیں ہوسکتا؛ البتہ اگر نفلی قربانی ہو تو پورے نبیوں پورے ولیوں اور پورے خاندان کی طرف سے بھی ایک بکرا نفلی قربانی میں دیا جاسکتا ہے۔

پہلے واجب قربانی کریں:

ایک غلط فہمی اس موقع یہ چل رہی ہے کہ لوگ نفلی قربانی دیتے ہیں؛ لیکن واجب قربانی نہیں دیتے، دادی نانی کی طرف سے، والدین کی طرف سے، حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دیتے ہیں؛ لیکن اپنی واجب قربانی نہیں دیتے ہیں، پہلے واجب قربانی دینی چاہئے پھر گنجائش ہو، توفیق ہو تو نفل قربانی دینا چاہئے، بعض علماء کے نزدیک اس طرح سے قربانی دینے پر آدمی کی نفلی ہی قربانی ادا ہوگی واجب ادا نہیں ہوگی۔

قربانی کے گوشت کا استعمال:

ہمارے علم میں رہنا چاہئے کہ حلال جانور کے بھی ۷ر اعضاء حرام ہیں، کپورے کے

حرام ہونے کو لوگ عام طور پر نہیں جانتے اس سے احتیاط کرنا چاہیئے، یہ اندیشہ لگا ہوا ہے لوگ گوشت قبول نہیں کریں گے اور لوگ یہ اندیشہ اور یہ خطرہ نہیں مولنا چاہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے اس قصاب کے ہاتھوں یا گوشت کے ہاتھوں ہمارے میں کورونا پہنچ جائے؛ حالانکہ چین خریدا جارہا ہے، بکری کا گوشت اور اسکی دکان بھی چل رہی ہے، بڑے کے گوشت کی دکانیں بھی بازار بھی چل رہے ہیں، خیر اگر کوئی اس طرح کا خوف رکھتا ہے تو ہمیں دینے پر ضد نہیں ہے، لینے والے بہت ہیں، ان لینے والوں تک پہنچایا جائے، پہنچانا مشکل ہو تو فریج میں محفوظ کرلیا جائے، کباب بنالئے جائیں۔

قربانی میں سب سے پہلے نیت کا درست ہونا ضروری ہے:

نیت کا بھی بے عیب ہونا ضروری ہے، جانور کا بھی بے عیب ہونا ضروری ہے، آدمی اپنی نیت کی بھی حفاظت کرے، جانور کی فوٹو گوشت کی فوٹو واٹس ایپ پر ڈالنا اس طرح کی بدتمیزی نہیں ہونی چاہیئے، اپنے عمل کو آدمی ضائع نہ کرے، جانور کے جسم میں آنکھ، کان، ٹانگ، اور اسکے پیر، دم، سینگ اسکا دبلا پن صحت مند ہونا یہ سب عیوب کی لمٹ شریعت نے طے کی ہے، اگر ان عیوب سے پاک نہیں ہوگا تو وہ جانور قربانی کے قابل نہیں ہوگا۔

غیر مسلم بھائیوں کو قربانی کا گوشت دینا:

عیب والے جانور کو قربانی میں ذبح کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی ہے، غیر مسلم بھائیوں کو قربانی کا گوشت دیا جاسکتا ہے، اگر وہ بڑے جانور کا گوشت قبول نہیں کرتے چھوٹے جانوروں کا گوشت دینا چاہیئے، ویسے بھی فاقہ ہے، بے روزگاری ہے، گوشت خریدنے کی ہمت کہاں، بڑی نعمت ہوگی بڑی خیرسگالی کا ماحول بنے گا، غیر مسلم بھائیو کو

گوشت دینا چاہئے۔

مشترکہ قربانی کے احکام:

⊙ پہلی بات یہ کہ مشترکہ قربانی ایسی جگہ پر کرنا چاہئے جو اعتماد کی ہو، جو شریعت کے اصول کی رعایت کرتا ہو، صرف تاجرانہ مزاج نہ رکھتا ہو، غیر محتاج قسم کا آدمی نہ ہو، گم نام قسم کی تنظیم نہ ہو۔

⊙ دوسری بات یہ ہے کہ مشترکہ قربانی کا نظام چلانے والے لوگوں کو اس بات کا لحاظ کرنا پڑے گا کہ سات حصہ داروں میں سے کوئی حصہ دار ایسا نہ ہو کہ جس کی کمائی حرام ہو، رشوت اور سود کی یا ان سات حصہ داروں میں کوئی شکیلی کوئی قادیانی کوئی شیعہ کوئی خارج از اسلام فرقہ نہ ہو؛ ورنہ باقی چھ کی قربانی ادا نہیں ہوگی، ان سات حصہ داروں میں کسی حصہ میں ڈبل شریک نہ ہو؛ ورنہ باقی چھ حصہ داروں کا حصہ کم ہوجائے گا۔

⊙ روپیہ ادا کرنے میں جتنے روپئے جتنی قیمت ایک حصہ کی ہو پوری قیمت ادا کرنی چاہئے، لینے والوں کو بھی چاہئے کہ جتنی قیمت وہ لے رہے ہیں، اس سے پورا حصہ پورا جانور بے عیب ادا کر پاتے ہوں اور اگر زائد قیمت لے رہے ہو، اس سے پورا حصہ بے عیب ادا کر پاتے ہوں اور زائد قیمت لے رہے ہوں دینے والوں سے اجازت لے لیں، زائد جو حصہ کی قیمت سے زیادہ بچ جائیں گے ہم صدقہ کر دیں گے، یا ہمارے لئے ہدیہ ہوگا یا ہمارا کاروباری نفع ہوگا۔

⊙ گوشت کے تقسیم کرنے میں اگر حصہ لینے والوں نے کہہ دیا کہ ہماری طرف سے تقسیم کر دیجئے کوئی حرج نہیں ہے، اگر وہ لینا چاہتے ہیں تو ساتوں حصوں کے اندر سرے پائے ڈالنے چاہئیں، تاکہ کمی بیشی ہونے کی وجہ سے کوئی حرج نہ ہو، جن کو وکیل بنایا جاتا ہے،

نمائندہ بنایا جاتا ہے ان کے ساتھ بھی معاملہ کی وضاحت ہونی چاہیے، ہم نے سمجھا تھا کہ میرا بھائی ہے بغیر نفع کے کرے گا اور وہ اپنا نفع لے رہا ہے، میرا بے تکلف دوست ہے وہ بے تکلفی میں دیدے گا، پتہ چلا کہ وہ وکیل دوست اپنی تجارت کر رہا ہے، جن کے ساتھ قربانی دینے میں وکالت کا معاملہ کیا جاتا ہے انہیں بھی چاہیے کہ صفائی کے ساتھ اور عیوب سے محفوظ رکھتے ہوئے جانور خرید کر پورے امانت دارانہ ماحول میں قربانی ادا کروادیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا مقصد:

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا مقصد صرف گوشت کھانا نہیں تھا، حضرت ابراہیمؑ نے ستاروں کی پوجا چاند کی پوجا سورج کی پوجا سب کو ٹھکرایا، مختلف مورتی پوجا کے ماحول اور سماج کو چھوڑا، والد صاحب کو دعوت دیتے رہے، گھر کے ماحول کو بدلا، نمرود سے مقابلہ ہوا، عراق چھوڑ کر مصر گئے، اپنی بیوی سارہؑ کے ساتھ، پھر مصر کے بادشاہ نے اپنی بیٹی حضرت ہاجرہؑ حوالہ کردی، حضرت ہاجرہؑ حضرت اسماعیلؑ کو مکہ مکرمہ کے لق ودق میدان میں چھوڑا، اور اسماعیل کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

تعلیمی نصاب ونظام میں زبردست تبدیلی:

اس موقع پر ہمیں یاد کرنا چاہیے کہ کچھ ہی دن پہلے ملک میں ایجوکیشنل کلاسیکی میں زبردست انقلاب لایا گیا اور خاص مذہب کی تعلیمات اور روایات پر مشتمل ایجوکیشنل سسٹم طے کردیا گیا ہے، مسلط کردیا گیا ہے، یوگا موسیقی اور ڈانس کو نصاب میں داخل کردیا گیا اور غیر نصابی سرگرمیوں میں سوریہ نمسکار، بھگوت گیتا اور وندے ماترم شامل ہے، سنسکرت زبان کا سیکھنا لازم ہو گیا، رامائن اور مہابھارت کو تاریخ کا حصہ بنانے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔

حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ آریہ بھٹا، بھاسکر، اچاریہ کی تاریخ تو لکھی گئی ہے؛ لیکن

بابر، ہمایوں، اورنگ زیب، مغلیہ سلطنت اور سات آٹھ سو سال کی تاریخ کو نظر انداز کر دیا گیا، بھلا دینے کی کوشش کر دی گئی، پالیٹکل سائنس کے نصاب میں سیکولرزم، نیشنلزم، شہریت اور قوم پرستی کے مضامین ہضم کر دئے گئے، تاکہ آنے والی نسل اپنی شہریت کے لئے مقابلہ نہ کر سکے، ان کے پر کاٹ دئے جائیں، سیکولرزم کی بنیادیں ان کے ذہنوں میں نہ رہیں، بلکہ ہندوتوا اور ہندوازم کی دیومالائی کہانیاں ان کے ذہن ودماغ میں شروع سے ہی سرایت کرتی ہیں۔

ہمیں حضرت ابراہیمؑ کا اسوہ اپنانا چاہئے، قرآن کہتا ہے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾(۱)

''تمہارے لئے ابراہیم اور ان کے رفقاء (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے، جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: ہم تم سے اور اللہ کے سوا تم جن کی پوجا کرتے ہو، ان سب سے بیزار ہیں، ہم تمہارا (یعنی تمہارے معبودوں کا) انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے دشمنی اور نفرت پیدا ہوگئی ہے، یہاں تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان لے آؤ، ہاں، ابراہیم کی اپنے والد سے یہ بات ضرور ہوئی تھی کہ میں آپ کے لئے مغفرت کی دُعا کروں گا اور (لیکن) میں آپ کے لئے اللہ کے مقابلہ کوئی اختیار نہیں رکھتا، ابراہیم نے دُعا کی: اے ہمارے پروردگار! ہمارا آپ ہی پر بھروسہ ہے اور ہم آپ ہی کی طرف رُجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے۔''

(۱) الممتحنۃ:۴

ملحدانہ نظام کے مقابلہ میں دینی نظام قائم کریں:

حضرت ابراہیمؑ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ۶۹ رجگھوں پر کیا ہے، اس عید قرباں کے موقع پر پوری امت کو چاہئے بالخصوص ہندوستانی مسلمانوں کو چاہئے کہ مشرکانہ وملحدانہ نظام تعلیم کے خلاف اپنا سسٹم، اپنے اسکولس، اپنے تعلیمی ادارے اور اپنی نسلوں کی ان بت پرستانہ تہذیب کی حفاظت کریں، رفاہی اور خیراتی طریقہ سے، امدادی طریقہ سے تعلیمی نظام کو رواج دیں، وکالت کے شعبہ میں، تعلیم کے شعبہ میں IPS اور IS کے شعبہ میں اپنی نسلوں کو آگے بڑھانے کا پلان اور منصوبہ بنایا جانا چاہئے؛ کیونکہ یہ جو کرپٹ سسٹم مسلط کیا گیا وہ اسی قسم کا ہے، صرف مالدار تعلیم حاصل کرسکیں گے، غریب طبقہ کی رسائی نہیں ہو سکے گی، اور بھی بہت سی منصوبہ بندیاں ہیں جو دن بہ دن ایسے وقت میں حکومت پاس کر رہی ہیں جبکہ ملک کے باشندوں کی جان خطرے میں ہے۔

جنازے اٹھ رہے ہیں، ایسے موقع پر اس قسم کے قوانین کا بنانا عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ان کے ساتھ نہایت بے رحمی اور لاتعلقی کا برتاؤ کرنا ہے، پروردگار عالم ہم سب کو یہ قربانی عافیت اور امن کے ساتھ حقیقی پیغام کے ساتھ گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، جیسے اللہ نے اپنے خاص کرم سے حج کے بڑے فریضہ عرفات کے وقوف کا عمل اللہ نے مکمل کروا دیا باقی اعمال بھی اللہ تعالیٰ حجاج کے مکمل فرما دیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین